سوال

طلاق سے متعلق

جواب

ایک نشست کی تین طلاق السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں نے 2جولائی 2003 کواپنی بیوی کوتین مرتبہ ایک ہی نشت میں منہ سے اور لکھ کر طلاق دی۔ تب وہ پاک حالت میں تھی۔ اس کے بعد میں نے اپنی بیوی کواُس کے ماں باپ کے گھر بھیج دیا۔ اس دوران میری بیوی سے فون پر بات ہوئی اُس نے کہا کے میں نے تیسری طلاق نہی سُنی۔ میں نے اُسے فون پر طلاق دی اس نیت سے کہ تین طلاق پوری ہوجائیں۔ فون پر یہ کام 2جولائی اور15اگست کے درمیان دو مرتبہ ہوا۔ اس دوران تحقیق کرنے پر یہ بات سامنے آئی کے ایک نشست میں تین طلاق ایک کے برابر ہوتی ہے۔ اس کے بعد میں نے اپنی بیوی سے 28اگست کواُس کی عدت کے دوران رجوع کرلیا۔ لیکن دوبارہ تحقیق کرنے سے یہ بات سامنے آئی کے تین طلاق تین ہی ہوتی ہیں۔ تب میں نے اپنی بیوی کوواپس اُس کے والدین کے گھر بھیج دیا۔ کیا یہ طلاق ہوئی ہے۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! صورت مسئولہ میں آپ کی طرف سے دو طلاقیں واقع ہوچکی ہیں۔ ایک طلاق وہ واقع ہوئی ہے جو آپ نے ایک ہی مجلس میں تین دفعہ کہی تھی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں یکبارگی تین طلاقیں ایک ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ صحیح مسلم میں سیدنا ابن عباس سے روایت ہے۔ : « عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ ا ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ، وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً» (مسلم : 1472) ’’رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ابوبکر اور عمر کی خلافت کے پہلے دو سالوں تک تین مرتبہ طلاق کہنے سے ایک طلاق واقع ہوتی تھی‘‘ لہذا ایک مجلس میں کہی جانے والی تینوں طلاقیں ایک طلاق شمار ہوگی، جبکہ فون پے جو آپ نے ایک اور طلاق دے دی وہ دوسری شمار ہوگی۔ اس اعتبار سے آپ کی طرف سے کل دو طلاقیں شمار کی جائیں گی۔ اور دو طلاقوں کے بعد بھی رجوع کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے جو رجوع کیا ہے وہ بالکل درست اور صحیح ہے، آپ اپنی بیوی کے ساتھ مل کر رہ سکتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ اب آپ کے پاس صرف ایک چانس باقی ہے، اگر آپ کسی موقع پر تیسرا چانس بھی ضائع کر دیتے ہیں تو پھر رجوع کا حق بھی ختم ہو جائے گا۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث